بعون تعالیٰ

حالات خاندان

محمد شمس الدین صدیقی

مصنف وظیفہ یاب

مطبوعہ شمس الاسلام پریس

حالات خاندان

محمد شمس الدین صدیقی

خاندانی روایت ہے کہ ہمارے جد اعلیٰ مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب صدیقی فاضل متبحر اور طبیب حاذق تھے نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی کی تعلیم کے لئے احمد آباد سے بحکم نواب میر قمرالدین خاں آصف جاہ طلب ہوئے۔ تاخیر کے اسباب معلوم نہیں لیکن آپ بعہد نواب صلابت جنگ وارد اورنگ آباد ہوئے اور شاہ مسافر صاحب کے تکیہ میں فروکش ہوئے۔ تاریخ لکھمن لال کے صفحہ (۴۷) پر لکھا ہوا ہے کہ نواب صلابت جنگ مرحوم کے عہد میں جب کہ حضرت غفراں مآب صوبہ داری برار کے کام میں مصروف تھے عبدالقادر نامی طالب علم جید عم عزت یار خاں بندر سورت سے اورنگ آباد میں آئے اور شاہ محمود صاحب کے تکیہ میں فروکش ہوئے اور محمد غوث خاں بخشی کے ذریعہ سے برار میں آپ نے حضرت غفراں مآب کی ملازمت حاصل کی اور قضایائے لشکر کی خدمت سے سرفراز فرمائے گئے اور جب غفراں مآب نواب صلابت جنگ کے

دیوان ہوئے تب عبد القادر حکیم قادر یار خاں کے خطاب سے ممتاز کرائے گئے اس کے بعد غفراں مآب نے اپنے عہد ریاست میں خدمت صدارت و احتساب بلدہ حیدر آباد سے سرفراز فرمایا۔

توزک آصفیہ کے صفحہ (۱۹۵) پر مرقوم ہے قادر یار خاں جو حاوی علوم صوری و معنوی تھے خدمت احتساب سے سرفراز فرمائے گئے۔ نگارستان آصفی مولفہ منشی التفات حسین صاحب مرحوم میر منشی رزیڈنسی تحریر کردہ ۱۲۲۰ھ ہجری سے بھی امور بالا کی تصدیق ہوتی ہے۔ تاریخ لکھمن لال میں یہ بھی لکھا ہے۔

محمد جعفر والد عزت یار خاں نے اپنے بھائی قادر یار خاں کے پاس آکر حضرت غفراں مآب کی ملازمت حاصل کی قادر یار خاں نے اپنی بیماری میں حضور پرنور کی پیشگاہ میں سفارش کی تو حکم جعفر یار خاں کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔"

غرض نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ دوم ہی کے عہد میں مولانا محمد عبد القادر صاحب حکیم الحکماء محی الدولہ کے خطاب سے سرفراز ہوئے اور خدمت صدارت ان کے تفویض ہوی ۱۲۰۸ھ ہجری میں جاگیرات مرحمت ہویں ہر بادشاہ کے عہد میں اس کی تجدید ہوتی رہی۔ آپ کے دو فرزند تھے۔ محمد علی صاحب محمد حسین صاحب جن کو قادر یار خاں ثانی و قادر نواز خاں خطابات مرحمت ہوئے۔ دونوں فن علم اور صاحب تقویٰ اور مقرب بادشاہ تھے۔ قادر یار خاں صاحب کو چھ فرزند تھے سب اپنے وقت کے عالم اور حاجی و حافظ تھے۔

۱۔ مولوی محمد یعقوب علی خاں صاحب ۴ مولوی محمد حسن علی صاحب

۲۔ مولوی محمد فضل علی صاحب ۵ مولوی محمد حسام الدین صاحب

۳۔ مولوی محمد فضل اللہ صاحب ۶ مولوی غلام محی الدین صاحب

مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم سابق میر مجلس عدالت العالیہ ہمارے دادا تھے لیکن پوتوں میں بلحاظ لیاقت علمی مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی کی اور بلحاظ تقرب خسروی کے نواب اظہر جنگ کی شہرت ہے۔

حضرت محمد حسین صاحب قادر نواز خاں کے تین فرزند تھے۔

۱۔ مولوی تاج محمد خاں شہید ۲۔ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب واعظ

۳۔ مولوی محمد عبد القوی صاحب

یہ تینوں بھائی ذی علم اور مذہبی جذبات کے تھے (مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مولانا خیر المبین صاحب واعظ کے والد تھے)۔

غرض ہم کو مسلسل پانچ پشت سے اس ملک کی نمک خواری کا شرف حاصل ہے اور چار پشت سے اس ملک کے صیغۂ عدالت کے عہدوں سے مسلسل تعلق رہا ہے واقعہ یہ ہے کہ ہمارے والد کے نانا حکیم غلام حسین خاں صاحب مرحوم نے ۱۷ سال تک صوبۂ برار میں اس کے بعد ۱۰ سال تک اورنگ آباد میں عدالت دیوانی کی نظامت کا کام انجام دیا۔ وہاں سے حیدر آباد آئے اور بانتخاب بابا چندولال ۱۲۵۳ھ ہجری میں منظوری نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع عدالت دیوانی کے ناظم

مقرر ہوے۔ پیشگاہ جہاں پناہی سے عدالت کی خلعت مرحمت ہوی خلعت میں
جامہ، کمر بند، دستار، مرحمت ہوی۔ آپ تا دم زیست عدالت دیوانی کے ناظم رہے
آپ کے بعد آپ کے داماد مولوی حاجی حافظ محمد فضل اللہ صاحب ناظم مقرر ہوے
آپ نے ۱۲۶۲ہجری سے ۱۲۸۱ہجری تک عدالت کا کام انجام دیا۔ نواب سر
سالار جنگ نے اپنے عہد وزارت میں مجلس عدالت العالیہ (ہائی کورٹ) قائم
کر کے آپ کو میر مجلس بنایا اور حضور پرنور سے اپنا اعتماد و اطمینان ظاہر کر کے
منظوری حاصل فرمائی۔ مولوی صاحب موصوف اپنی زندگی تک میر مجلس رہے
عامہ خلایق کی نظروں میں آپ کی بڑی وقعت تھی۔

تاریخ دکن مرتبۂ نصر اللہ خاں کے صفحہ ۵۶ و ۵۷ پر مرقوم ہے۔

مجلس صدر مرافعۂ ثانیہ۔ پنج رکن و یک میر مجلس اند۔ میر مجلس مولوی
فضل اللہ صاحب اند کہ پیش ازیں ناظم عدالت دیوانی کلاں
بودہ اند۔ صاحب علم، ذی مروّت ارادت با حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
نقشبندی دارند رکن اول مولوی احمد علی صاحب۔ رکن دوم مولوی
کریم الدین صاحب۔ رکن سوم مولوی جمال الدین صاحب۔ رکن چہارم
مولوی اعظم الدین حسین صاحب بخاری۔ رکن پنجم مولوی حیدر علی صاحب
فیض آبادی صاحب منتہی الکلام۔

و بہ صفحۂ ۴۸ مذکور ہے ۲۲۔ شوال ۱۲۸۱ہجری مطابق ۲۱۔ مارچ ۱۸۶۹ء

مجلس مرافعہ ثانیہ از حضور تجویز شد۔

مولوی محمد فیض اللہ صاحب میر مجلس مولوی احمد علی خاں مولوی کریم الدین مولوی اعظم الدین حسین بخاری مولوی جمال الدین مولوی حیدر علی ارکان مقرر شدند۔

تاریخ خورشید جاہی کے صفحہ ۶۳۴ پر لکھا ہوا ہے کہ "دو ہزار سے لاک روپیہ تک مقدمات مولوی فضل اللہ صاحب کے پاس یعنے مجلس مرافعہ صدر میں رجوع و فیصل ہوں گے"۔ مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے انتقال کے بعد آپ کے بڑے فرزند مولوی محمد حمید الدین صاحب مجلس عالیہ کے رکن پنجم مقرر کئے گئے۔

مراسلہ عدالت خاص　　　　خدمت مولوی محمد حمید الدین صاحب

نشان متفرق (۳۱۲)

حسب ارشاد سرکار ترقیم است کہ آں کرم فرما رکن پنجم مجلس مرافعہ ثانیہ مقرر شدہ اند تا شش ماہ ماہوار چہار صد روپیہ رسیدنی و بعد ازاں باضافہ یک صد روپیہ شدنی است۔ تحریر دہم ربیع الاول ۱۲۸۴ھ ہجری

محمد امین الدین خاں معتمد عدالت سرکار

مولوی صاحب مرحوم کے دوسرے فرزند مولوی محمد عبد القادر صاحب نظامت محکمۂ قضایائے عروب سے سرفراز کئے گئے (جریدۂ ۲۱۔ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ ہجری)

تیسرے فرزند مولوی محمد اکبر صاحب قضایائے عروب کے نائب ناظم مقرر کئے گئے

دو فرزند خرد سال کے نام منصب اجرا ہوا۔ ہمارے خاندانی حالات سے نواب عماد جنگ اول سابق پیر مجلس عدالت العالیہ واقف تھے اس لئے موصوف نے مجھ کو عدالت عالیہ میں کار آموز بنایا اور جب میرے والد کا انتقال ہو گیا تو سرکار میں سفارش کر کے خلوی جائداد پر منصفی دینے کا حکم حاصل کر لیا اور بالآخر فروردی ۱۳۱۲ف میں میرا تقرر منصفی پر بعنی پر فرمایا گیا۔

ف خدا کی عنایت و مہربانی سے ہمارا خاندان کبھی علم سے محروم نہیں رہا ہر زمانہ میں علماء نظر آئیں گے بزرگان سلف اپنے وقتوں کے ممتاز علماء تھے فقہ، حدیث، تفسیر و طب میں ماہر و کامل تھے اس کے بعد امتحان کے قواعد نافذ ہوئے تو افراد خاندان مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی۔ مولوی محمد عبد المقتدر صاحب مولوی احمد حسین صاحب۔ مولوی محمد اسد اللہ صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی محمد عبد الرحیم صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کے اعلیٰ امتحانات مولوی فاضل و منشی فاضل میں کامیابی حاصل کی مولوی محمد عبد القدیر صاحب سے غالباً لوگ واقف ہوں گے کہ کس پایہ کے عالم ہیں۔ آپ کے پاس شاگردوں کی کثرت اور مریدوں کا ہجوم رہتا ہے ایک طرف فقہ، حدیث و تفسیر کی تعلیم ہوتی ہے تو دوسری طرف بنوٹ بازی کا عمل ہوتا ہے۔

ف جب زمانہ کا رنگ بدل گیا اور انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا تو ہمارے خاندان کے لڑکے انگریزی تعلیم پاکر اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔

۱ محمد حسین صاحب ایم اے ال ال بی

۲ محمد عبد القیوم صاحب بی اے ال ال بی

۳ محمد بدر الدین صاحب بی اے ال ال بی

۴ سید حامد صاحب شطاری بی اے ال ال بی

۵ سید قطب الدین صاحب صابری ایم اے

۶ سید حمید صاحب شطاری ایم اے

۷ حسن محی الدین صاحب صدیقی ایم اے

۸ محمد صمصام الدین صاحب صدیقی ایچ۔ سی۔ ایس

۹ خواجہ محمد معین الدین صاحب بی اے ایچ۔ سی۔ ایس

۱۰ محمد عبد الصبور صاحب بی اے۔ بی ٹی۔

۱۱ احمد معین الدین صاحب بی اے۔

۱۲ محمد نظام الدین صاحب بی اے۔

۱۳ محمد احمد الدین صاحب بی اے

۱۴ محمد امجد اللہ صاحب بی اے

ہمارے چچا مولانا مولوی احمد خیر الدین صاحب اپنے وقت کے نامور واعظ اور حاذق طبیب تھے آپ کے بعد آپ کے فرزند مولوی حسن احمدی صاحب واعظ اور طبیب سرکاری تھے احمد محلہ آپ سے متعلق تھا۔ اب بفضلہ ہمارے بھائی مولوی احمد اکرم الدین صاحب طبیب سرکاری متعینہ پیشی مبارک ہیں بھائی مولوی عبد الجبار صاحب و بھائی مولوی محمد منظور حسین صاحب صدیقی بھی طبیب یونانی ہیں۔ مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب قادری یار خان نواب محی الدولہ مرحوم کا انتقال ۷ جمادی الثانی ۱۳۰۸ ہجری میں ہوا بمقام اورنگ آباد محلہ نواب پورہ بیرون ظفر دروازہ ایک مسجد کے قریب تدفین عمل میں آئی۔ متقررہ تاریخ پر اہل ارادت جمع ہوتے اور ختم قرآن کے بعد مولود اور اطعام ہوتا ہے اورنگ آباد میں بھی ختم قرآن شریف و تقسیم شیرنی کا انتظام کیا گیا ہے۔ تحریر ۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ ہجری

محمد شمس الدین صدیقی

حضرت مولوی حاجی حافظ محمد فضل اللہ صاحب سابق میر مجلس عدالت العالیہ
نوٹ۔ یہ شجرہ ان اصحاب سے متعلق ہے جو سرکاری عہدوں پر مامور تھے اور ہیں۔